حضرت العلام حافظ **عبداللہ محدث روپڑیؒ**

تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے؟

سوال: جن راتوں میں آنحضرتﷺ رمضان شریف کا قیام کرنے کے لئے نہیں نکلے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسجد میں منتظر رہے ان راتوں میں نماز تراویح آپﷺ نے پڑھی تھی یا نہیں؟ اور لوگوں کو انتظار کی تکلیف میں کیوں ڈالا؟ ویسے ہی مسئلہ کیوں نہ بتا دیا؟ کیا تراویح اور تہجد دو نمازیں ہیں یا ایک ہی نماز کے دو نام ہیں؟ پیش آمدہ اس سوال کے جواب میں قارئین کی خدمت میں رمضان المبارک کے حوالے سے عمومی طور پر یہ فتویٰ پیش کیا جا رہا ہے۔ **(ادارہ)**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوہاب:۔

تہجد اور تراویح ایک ہی ہے مغایرت اسمی اس طرح کی ہے جیسے دریا برہم پتر، سانپو، مینگھنا یہ تینوں ایک دریا کے نام ہیں جو جھیل مانسرو وکوہ ہمالیہ کی جانب شمال سے نکلتا ہے اس طرح اٹک، سندھ وغیرہ دریا ایک ہی ہے جس علاقہ سے گزرا اس کے نام سے موسوم ہو گیا ٹھیک اسی طرح تراویح ہے۔ رمضان میں اسی تہجد کا نام تراویح رکھ دیا گیا کیونکہ چار پڑھ کر ذرا ترویحہ کرتے ہیں یعنی ٹھہر جاتے ہیں پھر یہ نام بھی رسول اللہﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں نہ تھا بلکہ اس کو اس وقت قیام رمضان کے نام سے موسوم کرتے تھے جو بالکل دریا کی مثال مذکورہ کے موافق ہے کہ جہاں سے گزرا وہاں کے نام سے موسوم ہو گیا۔ تہجد کا اول رات پڑھنا بھی ثابت ہے مشکوۃ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، **کان النبی ﷺ یصلی فیما ان یفرغ من صلوۃ العشاء الی الفجر احدی عشر رکعۃ الحدیث** (مشکوۃ باب صلوۃ اللیل) یعنی رسول اللہﷺ عشاء سے لے کر فجر تک گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے اس کے تین مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ ساری رات جاگتے مگر یہ دوسری احادیث کے خلاف ہے کیونکہ آپ ﷺ ساری رات نہیں جاگتے تھے (جب تین روز تراویح باجماعت پڑھائی ہیں ان سے آخری رات ساری جاگنا ثابت ہوتا ہے اس لئے الا نادرا کہا گیا ہے) دوسرا مطلب یہ کہ کبھی اول رات گیارہ رکعت پڑھتے کبھی اخیر رات۔ تیسرا مطلب یہ کہ کچھ دیر نماز پڑھتے پھر سو جاتے۔ ان دونوں مطلبوں کی صورت میں تہجد کا اول رات پڑھنا کچھ حصہ یا تمام ثابت ہو گیا بلکہ پہلے مطلب کی صورت میں کچھ حصہ ثابت ہو گیا بہر صورت تہجد کو اخیر رات میں خاص کرنا غلط ہے ہاں اخیر رات افضل ہے اس لئے آپﷺ اکثر اخیر رات پڑھتے۔

مشکوۃ میں ایک اور حدیث حضرت انسؓ سے مروی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں، **ما کنا نشاء ان نری رسول اللہ ﷺ فی اللیل مصلیا الا رایناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رایناہ.** یعنی رسول اللہﷺ کو رات کے کسی حصہ میں نماز پڑھتے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اس طرح کسی حصہ میں سوئے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ تہجد اخیر رات کے ساتھ خاص نہیں نیز مشکوۃ باب الوتر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، **ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی آخرہ** یعنی بہت دفعہ رسول اللہﷺ نے وتر اول رات پڑھے ہیں اور بہت دفعہ اخیر رات۔

اس سے مراد اگر پوری تہجد وتر سمیت ہو تو پھر تہجد اول رات ہونا واضح ہے اور اگر صرف وتر مراد ہوں تو وتروں کے بعد صرف دو رکعت بیٹھ کر آپﷺ نے بعض اوقات پڑھی ہے ورنہ وتر آپﷺ کی نماز کے اخیر ہوتے اور آپﷺ نے ارشاد بھی فرمایا، **اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا** یعنی رات کی اخیر نماز کو وتر کرو۔ پس اس سے بھی تہجد کی تخصیص اخیر رات کے ساتھ باطل ہوئی خاص کر جب اس بات کو دیکھا جائے کہ رسول اللہ ﷺ تہجد ضرور پڑھا کرتے تھے تو وتر تہجد کی جز ہو گئے چنانچہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اوپر گزر چکا ہے پس تہجد کی تخصیص اخیر رات کے ساتھ نہ رہی۔

اب یہ سوال کہ جن راتوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسجد میں انتظار کرتے رہے ان راتوں میں آپ ﷺ نے نماز تراویح پڑھی یا نہیں بے محل ہے کیونکہ جب نماز تراویح۔

تہجد سے جدا نہ ہوئی آپ ﷺ ضرور پڑھتے تھے تو وہی نماز تراویح ہوگئی اور اگر بالفرض تہجد نہ پڑھی ہو تو پھر نماز تراویح نہیں پڑھی کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں تو ایک کا اثبات دوسری کا اثبات ہے اور ایک کی نفی دوسری کی ہے۔ اس کے علاوہ تین راتیں جن میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نماز تراویح پڑھائی ان سے اخیری رات میں ساری رات صبح تک نماز پڑھائی جاتی ہے اور مولوی عبدالحئی لکھنوی ؒ عمدۃ الرعایہ میں لکھتے ہیں:

واما العدد فروی ابن حبان وغیرہ انہ صلی بھم تلک اللیالی ثمان رکعات وثلث رکعات وتر ۔ یعنی ابن حبان وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ان روایتوں میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو وتر سمیت گیارہ رکعت پڑھائی ہیں۔

جب صبح تک گیارہ رکعت پوری ہوئیں تو بتلایئے تہجد کس وقت پڑھی پس تہجد اور تراویح کو دو کہنا ڈبل غلطی ہے اور تہجد کے لفظی معنی سونے کے بھی ہیں اور جاگنے کے بھی ہیں اور بعض نے ترک نیند کے معنی بھی کئے ہیں اور ترک نیند دو طرح سے ہے ایک یہ کہ وقت نیند کا ہو اور نہ سوئے۔ اور دوم یہ کہ سویا ہوا ہو اور وقت نیند کا باقی ہو مگر اس کو پورا نہ کرے اور اب عرف شرع میں رات کی نیند کا نام ہوگیا ہے خواہ اول رات ہو یا اخیر رات لیکن اخیر رات چونکہ افضل ہے اور اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ اکثر اخیر رات پڑھتے اور تہجد گزار لوگ بھی رمضان المبارک کے سوا اکثر اخیر رات ہی پڑھتے ہیں اس سے بعض کو دھوکہ لگا ہے کہ تراویح تہجد نہیں ورنہ حقیقت ان کی ایک ہی ہے صرف نام ہی کا فرق ہے جیسے اوپر دریا کی مثال سے واضح کیا گیا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com